87496 ـ كسى شخص كا اپنى منگيتر سے كہنا كہ اپنى شادى ميرے ساتھ كر دو شادى شمار نہيں ہوگى

سوال

ميں نے دو برس قبل ايك لڑكى سے منگنى كى اسع رصہ ميں ہمارے مابين اسى اشياء ہوتى رہيں جو شادى كے مشابہ ہيں، ليكن زنا نہيں ہوا، ميں جانتا ہوں كہ يہ اشياء بھى زنا كے مراتب ميں شمار ہوتى ہيں.
ميں نے اپنى منگيتر سے كہا كيا تم ميرے ساتھ اللہ اور اس كے رسول كے طريقہ پر شادى كرتى ہو ؟ تو اس نے جواب ميں جى ہاں كہا، ميں اور وہ بھى اللہ اور سب مسلمانوں كوگواہ بنا كركہتا ہوں كہ وہ ميرى بيوى ہے، ليكن گواہوں كے بغير ميرا سوال يہ ہے كہ جو كچھ ہمارے مابين ہوا ہے كيا يہ شادى شمار ہو گى يا نہيں تا كہ يہ حرام شمار نہ ہو اور رسمى طور پر شادى ہو جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لڑكا اپنى منگيتر كے اجنبى ہے، اس ليے منگيتر سے مصافحہ كرنا اور اسے چھونا اور اس سے خلوت كرنا جائز نہيں ان امور كى حرمت كےدلائل بھى كسى مسلمان پر مخفى نہيں ہيں، مزيد تفصيل اور دلائل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (84089) كے جواب كا مطالعہ كريں.

آپ دونوں نے ايسے كام سرانجام ديے ہيں جو حرام تھے ان سے توبہ كرتے ہوئے ان امور كو فورى طور پر چھوڑنا اور اپنے كيے پر نادم ہونا اور آئندہ نہ كرنے كا پختہ عزم كرنا ضرورى و واجب ہے.

اس كے ساتھ ساتھ آپ دونوں كو ايسے اسباب اور اس كے پيش خيمہ امور سے بھى دور رہنا ہوگا، مثلا آپس ميں ٹيلى فونك رابطہ يا خط و كتابت وغيرہ جب تك نكاح نہ ہو جائے آپ اس سے اجتناب كريں.

منگنى كے دوران اكثر لوگوں كا ان امور ميں تساہل سے كام لينا بہت برائى ہے جو اس سے بھى آگے قبيح كام تك لے جاتى ہے.

ذر غور کریں کہ شیطان کس طرح آدمی سے کھیلتا اور اس سے اپنی منگیتر کے ساتھ زنا کرواتا ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون.

اور پھر ذر سوچیں کہ جو شادی حرام کام سے شروع ہو اور جس کی بنیاد ہی حرام پر رکھی جائے اس کی حالت اور نتیجہ کیا ہوگا اور اس سے کیا امیدیں وابستہ کی جائیں گی!

دوم:

آپ کا اپنی منگیتر کو یہ کہنا " اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر اپنی شادی میرے ساتھ کر دو"

اور منگیتر کا جواب: اثبات میں دینا شادی شمار نہیں ہوگا، اور شریعت اسلامیہ کی نظر میں اس جملہ کی کوئی قدر و قیمت نہیں، اس لیے جو کچھ ہوا نہ تو وہ مباح ہے، اور نہ ہی جو آئندہ آئیگا وہ مباح ہے.

بلکہ یہ تو شیطان کےمزین کردہ امور میں شامل ہوتا ہے جو اس نے دینی معاملات کی تعلیم سے اعراض کرنے والوں کے لیے مزین کر رکھا ہے، اگر یہی شادی کہلاتی تو پھر کوئی زانی مرد و عورت بھی ایسا کرنے سے عاجز نہ ہوتے بلکہ ایسا کرتے!

اور پھر اس وقت تك عقد نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا جب تك کہ عورت کا ولی موجود نہ ہو اور اس کی موافقت حاصل نہ ہو؛ کیونکہ احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میںاسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے نکاح کو میثاق غلیظ پختہ عہد کا نام دیا ہے، یہ کوئی کھیل نہیں کہ آدمی اپنے دوستوں کےساتھ یہ کھیل کھیلتا پھرے، اور جس عورت نے اپنی عزت بیچی اور اپنی عصمت سے زیادتی کی ہو اس کےساتھ شادی پر جسے چاہے گواہ بنا کر پیش کر دے.

اور پھر جب اس سے اپنی خواہش پوری کر لے تواس عورت کو اپنی حالت پر چھوڑ دے، اور وہ عورت کچھ بھی نہ کر سکے، نہ تو وہ خرچ اور نان و نفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی کچھ اور بلکہ اگر وہ بچہ جنم دے تو وہی شخص سب سے پہلے اس بچے سے برات کا اظہار کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس عورت نے اسی غلط طریقہ سے کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح کر رکھا ہو؟

لہذا یہ چیز اس بات کی دلیل ہے کہ ارتکاب زنا کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ شادی کا نام دے کر زنا کا ارتکاب کیا جائے، بہت افسوس ہے کہ اس طرح کی اشیاء مسلمانوں میں منتشر ہو رہی ہیں، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

پھر آخر میں ہم سائل سے یہ چاہیں گے کہ آپ ذرا اپنے آپ سے یہ تو دریافت کریں کہ:

اگر یہی لڑگی آپ کی بہن ہوتی یعنی اگر آپ کی بہن یا بیٹی ایسا کرتی تو کیا آپ راضی تھے کہ اس کا منگیتر بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ؟!

اگر آپ یہ چیز اپنی بہن اور بیٹی کے لیے نہیں چاہتے تو پھر لوگ بھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ ایسا پسند نہیں کرتے.

لہذا آپ اللہ سبحانہ و تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے اس گناہ سے فورا رک جائیں،اور مستقبل میں اپنی بیوی بننے والی عورت کی حفاظت کریں.

اور پھر آپ کو جلد از جلد شادی کرلینے چاہیے تا کہ آپ اس طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ رہ سکیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں وہ پسند فرماتا اور جن پر راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .